

علماء کی زیر نگرانی ٹی وی چینل کا قیام

پردہ، دہشت گردی، عمرانہ کیس اور اس طرح کے دیگر موضوعات کے حوالے سے ٹیلی ویژن پر اسلام کی معاندانہ اور تعصب پر مبنی تصویر کشی کا مقابلہ کرنے کے لیے بھارت کی مسلم کمیونٹی نے معاملے کو اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس مقصد کے لیے دو نئے اسلامی چینل قائم کیے گئے ہیں جو پوری مسلم دنیا کو درپیش مسائل سے متعلق صحیح اسلامی نقطہ نظر پیش کریں گے۔ ایک چینل ’کتاب‘ کے نام سے ہے جبکہ دوسرا چینل جس کے لیے ’پیس ٹی وی‘ کا نام زیر غور ہے، کیوٹی وی کے معروف مبلغ ڈاکٹر ذاکر نائک شروع کریں گے۔

’کتاب‘ چینل کے بانی اور چیف پروموٹر اختر شیخ نے کہا ہے کہ یہ چینل نہ صرف میڈیا میں مسلم مخالف پراپیگنڈا کا مقابلہ کرے گا بلکہ مسلم سوسائٹی کی تربیت کی ذمہ داری بھی انجام دے گا۔ انھوں نے کہا کہ مسلمان بڑے عرصے سے ایک ایسے چینل کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں جو ان کے خیالات و احساسات کی ترجمانی کرتا ہو۔

چینل کی پروگرامنگ کی ذمہ داری مدارس کے تعلیم یافتہ قدامت پسند دیوبندی علماء کے ایک گروپ کو سونپی گئی ہے۔ بمبئی کے مرکز المعارف نے اس چینل کے اغراض و مقاصد متعین کیے ہیں جن میں اسلام سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ، مولانا آزاد، علی برادران اور ان جیسے جنگ آزادی میں خدمات انجام دینے والوں کی قربانیوں کو نمایاں کرنا، نکاح، طلاق، نفقہ اور پردہ جیسے پرسنل لا کے مسائل پر بحث و مباحثہ شامل ہیں۔

بھارت میں ٹی وی کے جواز و عدم جواز کے حوالے سے علماء و گروہوں میں تقسیم ہیں۔ گزشتہ سال دارالعلوم دیوبند کے مفتی محمود الحسن نے ٹی وی کے عدم جواز کا فتویٰ دیا تھا۔ مفتی مذکور نے یہ کہہ کر اردو پریس میں ایک بحث کا آغاز کر دیا تھا کہ ”ٹیلی ویژن سطحی تفریح کا ذریعہ ہے۔“ تاہم مولانا برہان الدین قاسمی نے، جو ’کتاب‘ کی پروگرامنگ میں شریک ہیں، کہا ہے کہ علماء بصری ذرائع ابلاغ کی اہمیت کا انکار نہیں کر سکتے۔ انھوں نے کہا کہ ”عمرانہ کیس ہی کو لے لیجئے۔ اس پر باقی تمام مسئلوں کو نظر انداز کر کے ایک نہ ختم ہونے والی بحث چھیڑ دی گئی، گویا مسلمانوں کو اس کے علاوہ کوئی مسئلہ ہی درپیش نہیں۔“

پروگرامنگ پینٹل میں شریک دوسرے ارکان میں جمعیت علماء ہند کے مولانا محمود مدنی اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سید سلمان ندوی بھی شامل ہیں۔

(نامنر آف انڈیا۔ ۲۸ ستمبر ۲۰۰۵)

مولانا قاسمی اور مولانا مدنی کے مابین مصالحت

دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم وقف کے مابین اختلافات کے تصفیے کے حوالے سے کچھ پیش رفت کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ یہ حقیقت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ دارالعلوم وقف کے مہتمم مولانا سالم قاسمی نے مولانا اسعد مدنی کی طرف سے مجلس شوریٰ کے ارکان اور اپنے اعزہ اور قریبی دوستوں کے اعزاز میں دیے گئے نظہرانے میں شرکت کی۔ اسی طرح جب مولانا سالم قاسمی نے اپنی رہائش گاہ پر مجلس شوریٰ کے ارکان کو ایک پرنکلف دعوت پر مدعو کیا تو مولانا اسعد مدنی نے اپنے بیٹے اور قریبی دوستوں کے ساتھ اس میں شرکت کی۔ مولانا سالم قاسمی نے ان کا پرچوش استقبال کیا اور مولانا مدنی اور دیگر رفقا سے معائنہ کیا۔ دونوں مواقع پر ماحول بے حد دوستانہ تھا۔

یہ بتانا مشکل ہے کہ فریقین کے مابین مصالحت کا معاملہ کس حد تک آگے بڑھا ہے، تاہم دارالعلوم کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمن نے بتایا ہے کہ فریقین کے مابین بعض عدالتی مقدمات واپس لینے کا معاہدہ طے پا چکا ہے، اگرچہ اس کی عدالتی تصدیق ہونا بھی باقی ہے۔ مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا ہے، لیکن تنازع پر بحث اس کے ایجنڈے میں شامل نہیں تھی اور تنازعہ امور پر فریقین کے مابین کوئی سنجیدہ بحث مباحثہ نہیں ہوا۔ مولانا مرغوب الرحمن اس سے پہلے یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ تنازع مولانا مدنی کا ذاتی معاملہ ہے نہ کہ دارالعلوم کا۔ یہی رویہ مولانا سالم قاسمی کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تنازع دراصل اداروں کے مابین نہیں بلکہ زیادہ تر دونوں بزرگوں کی انا کا مسئلہ ہے۔ دارالعلوم کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے ملی گزٹ کو بتایا کہ زیادہ تر مقدمات اپنے آخری مراحل کو پہنچ چکے ہیں۔ انھوں نے واضح طور پر کہا کہ دونوں اداروں کا انضمام نہ کسی بھی صورت میں ممکن ہے اور نہ اس پر کوئی گفت و شنید ہی ہو رہی ہے۔

(ملی گزٹ، دہلی، ۱۶۔۳۰ نومبر ۲۰۰۵)